

نام کتاب : علامہ شبلی نعمانی ، معاندانہ تنقید کی روشنی میں  
مصنف : سید شہاب الدین دسنوی  
ناشر : مجلس نشریات اسلام ، ناظم آباد نمبر ۱ کراچی ۱۸  
صفحات : ۱۴۷ (مجلد) قیمت پیچیس روپے .

علامہ شبلی نعمانی اردو کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک ہیں۔ ان کی دینی، ادبی اور لسانی خدمات کا اہل علم نے ہمیشہ اعتراف کیا ہے۔ سیرۃ النبی ، شعر العجم ، الفاروق اور بہت سے شاہکار ان کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہیں ، جو علمی سرمایہ ہیں ، اور تشنگانِ علم و تحقیق کے مطالعہ کا محور ہیں ۔

علامہ شبلی نعمانی جس دور کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ وہ مشرقی قدروں کے عروج کا دور ہے ۔ جس میں معاشرتی امور ، سماجی حالات اور خاندانی نظام پر مشرقی اقدار کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ مشرقی رسم و رواج سے ہٹ کر وقوع پذیر ہونے والا چھوٹا سا عمل بھی بہت بڑا اور بعض اوقات سنگین دکھائی دیتا ہے ۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ علامہ شبلی نعمانی اور عطیہ فیضی کے خالص علمی و ادبی روابط بھی موردِ تنقید ٹھہرے ، چنانچہ شبلی کی داستانِ معاشقہ نامی کتاب بھی اہل علم کے ہاتھوں میں پہنچی ، اور خطوطِ شبلی کا مقدمہ بھی اہل علم کی نظر سے گذرا ۔ میری ناچیز رائے میں اس سوچ کا پیش منظر وہی مشرقی روایات تھیں ۔ وگرنہ کسی صاحبِ علم خاتون کا (اپنے) ہم عصر عالم وادیب سے رابطہ کسی شک و شبہ کو جنم نہیں دیا ۔

بیسویں صدی عیسوی کے نصف اول کے برصغیر پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے ۔ کہ اس دور میں مشرق کی

عورت بہت حد تک گمنامی کی زندگی بسر کر رہی تھی - لیکن عطیہ فیضی نے اس روایت کو ایک نیا رخ دیا - اور انہوں نے نہ صرف برصغیر میں تعلیم حاصل کی بلکہ یورپ جا کر بھی تعلیم مکمل کی - اس علمی معیار اور ادبی ذوق کی بناء پر وہ اہل علم سے روابط رکھنا چاہتی تھیں - چنانچہ علامہ شبلی نعمانی کے علاوہ ان کے علامہ اقبال سے بھی روابط تھے - ان روابط کی نوعیت علمی اور ادبی رہی - یہی وجہ ہے کہ ان خطوط کو اشاعت کیلئے دینے میں انہیں کوئی تامل نہیں ہوا -

۱۹۲۲ء یا ۱۹۲۳ میں اپنے نام شبلی کے خطوط مولوی

محمد امین زبیری کے حوالے کرتے ہوئے انہیں تامل نہیں ہوا - کیونکہ ان خطوط میں ایسی ویسی کوئی بات نہ تھی - صرف ادبی شوخیاں یا شاعرانہ خیالات کہیں کہیں آ گئے تھے - ( زیر تبصرہ کتاب ص ۱۲۰ ) -

زیر تبصرہ کتاب میں فاضل مصنف نے اس امر کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے - کہ علامہ شبلی نعمانی اور عطیہ فیضی کے روابط علمی اور ادبی نوعیت کے تھے ، اور یہ روابط اس لئے استوار ہوئے کہ علامہ شبلی نعمانی بمبئی جایا کرتے اور وہاں گوشہ تنہائی میں قیام کر کے اپنے علمی منصوبوں کی تکمیل کرتے تھے - اور عطیہ فیضی کا مسکن بھی بمبئی تھا - نیز عطیہ فیضی کا ادبی و علمی ذوق بہت عمدہ تھا - اس لئے وہ علامہ کی قدر شناس اور ان کی علمی و ادبی خدمات کی معترف تھیں -

یہ کتاب اس دور کی تصویر کشی کرتی ہے جس میں مشرقی اقدار اپنے پورے عروج پر تھیں - اور یہ دور ہماری تاریخ و ثقافت کا اہم دور ہے - تاہم اب یہ قدریں کمزور پڑ رہی ہیں اور سبھی معاشروں

میں عورت (بھرپور) کردار ادا کر رہی ہے۔ اس لئے ایسے موضوعات اب بظاہر (قصہ پارینہ معلوم ہوتے ہیں۔ جنہیں منظر عام پر لانے کی چندان ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

فاضل مصنف نے اس بظاہر بے جان اور کم اہمیت کے حامل موضوع پر قلم اٹھایا اور اسے نبھانے کی کوشش کی ہے۔ جس کی وجہ سے اردو ادب کے سرمائے میں ایک کتاب کا اضافہ ہوا۔ جس سے قارئین بیسویں صدی کے نصف اول کی ادبی، علمی اور ثقافتی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر محمد طفیل)

